کے شریف خاندانوں کی عزت و آبرو کو بچانے کے لیے جذبۂ نام و نمود پر پابندی عاید کی گئی ہے۔ سماجی برائیوں کی روک تھام کے لیے قومی حکومت قانون بناتی ہے اور اسے ہر ممکن طریق سے لاگو بھی کرتی ہے لیکن قانون کو صحیح طور پر کامیاب بنانے کے لیے عوام اور معاشرے کے ہر گروہ کا تعاون ضروری ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ حکومت نے جس پاکیزہ جذبہ سے سرشار ہو کر یہ قانون بنایا ہے اس کے پیشِ نظر ہمارے دانش ور، علماء کرام اصحابِ درد اور عوام اسے کامیاب بنانے میں ہر ممکن کوشش سے کام لیں گے۔

مفتی محمد شفیع

فکر و نظر کا یہ پرچہ پریس میں جا چکا تھا کہ ہمیں مفتی محمد شفیع صاحب کے انتقال کی افسوسناک خبر ملی۔ مفتی محمد شفیع برصغیر کے ان مخلص علماء میں سے تھے جنہوں نے اخلاص کے ساتھ تحریک پاکستان کی حمایت کی۔ اور اس تحریک کو آگے بڑھانے کے لیے ۱۹۴۳ء میں دارالعلوم دیوبند سے استعفیٰ دیا اور کراچی سے لے کر کلکتہ تک کے مسلمانوں کو مسلم ریاست کے قیام کے لیے آمادہ کیا۔ مفتی صاحب علمی آدمی تھے لیکن انھوں نے برصغیر کے معروف روحانی رہنما مولانا اشرف علی تھانوی کے ایماء پر مسلم لیگ سے رشتہ جوڑا، پاکستان بن جانے کے بعد آپ نے ۱۹۴۸ء میں مولانا شبیر احمد عثمانی کے مشورے پر اپنے محبوب شہر دیوبند کو چھوڑ کر کراچی میں قیام کیا۔ دیوبند اور دارالعلوم کو چھوڑنا مفتی صاحب کے لیے انتہائی تکلیف دہ تھا۔ لیکن یہ مسلم ریاست کا حسین تصور تھا جس کی خاطر انہوں نے دیوبند اور اہلِ دیوبند سے دست بردار ہونا قبول کیا۔ مسلم لیگ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے مفتی صاحب کا مسلم معاشرے اور اس کے اجتماعی مسائل سے گہرا تعلق رہا اور وہ اس کی مشکلات پر قابو پانے کے لیے اسلامی نقطۂ نظر سے غور و فکر بھی کرتے رہے، ان کی کتاب "ہندوستان میں اسلام کا نظامِ اراضی" اس غور و فکر کے نتیجہ میں ہمارے سامنے آئی۔ اور "احکام القرآن" جسے انھوں نے اپنے مرشد کے حکم سے ترتیب دیا، کی تالیف میں بھی عہدِ حاضر کا مسلم معاشرہ پیشِ نظر تھا۔ مفتی صاحب نے قرآن مجید کی تفسیر "معارف القرآن" کے نام سے لکھی۔ معارف القرآن کی تالیف یوں عمل میں آئی کہ مفتی صاحب نے ۱۹۵۴ء میں ریڈیو پاکستان کی درخواست پر ریڈیو سے قرآن مجید کا درس شروع کیا اور علماء ربانی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اس درس کا معاوضہ قبول نہیں کیا۔ یہی دروس بعد میں "معارف القرآن" کے نام سے پبلک کے سامنے آئے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تفسیر میں انہوں نے عوام کے اخلاقی اور دینی مفاد کو پیشِ نظر رکھا اور عقاید کی بوجھل بحثوں سے اجتناب کیا۔ مفتی صاحب کی تحریروں پر مفصل تبصرہ حالیہ اشاعت